خلیفہ خدابناتا ہے

کسی قسم کا خلیفہ ہواس کابناناجنابِ الٰہی کاکام ہے۔آدم کوبنایاتواس نے،داود کوبنایاتواس نے۔ہم سب کوبنایاتواس نے۔پھرحضرت بنی کریم ﷺ کے جانشینوں کوارشادہوتاہے۔

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔

قرآن کریم سے یہ بات ثابت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی واسطہ سے کام کرواتاہے اورپھراسے اپنی طرف منسوب کرتاہے تواس میں خدائی قوتیں بھی داخل کردی جاتی ہیں تادنیاکویہ بات سمجھ آجائے کہ اگرچہ ظاہرمیں تمہیں کچھ نظرآرہاہے لیکن بباطن اس میں خدائی تصرف اورخدائی قوتیں کام کررہی ہیں۔حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنگ بدر کے موقعہ پراپنی مٹھی میں کنکرلئے اوران کنکروں کودشمن کی طرف آپ نے پھینکاتواگرچہ بظاہروہ ایک انسان کی مٹھی تھی اورکنکربھی ایک مٹھی میں جتنے آسکتے تھے اتنے ہی تھے۔مگرجب حضورصلی اللہ علیہ وسلم نے اس مٹھی سے کنکرپھینکے توخداتعالیٰ نے فرمایا:۔

مَارَمَیۡتَ اِذۡرَمَیۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔

کہ کنکروں کی یہ مٹھی تونے نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی ہے۔نتیجہ بتاتاہے کہ وہ انسان کی مٹھی کے پھینکے ہوئے کنکرنہ تھے اس طرح خلیفہ اکاانتخاب گوبظاہرمومنوں کی جماعت کرتی ہے۔لیکن درپردہ اس انتخاب میں خداتعالیٰ کی قدرت کام کررہی ہوتی ہے اوران سے انتخاب کرواکراپنی تقدیرپوری کرواتاہے اوراس کے متعلق یہ قراردیتاہے کہ اس شخص کومقام خلافت پرمیں نے فائزکیاہے اورخلافت کاجامہ اسے میں نے پہنایاہے اس کے ساتھ نصرت خداوندی اورتاثیرات الٰہیہ سے ظاہرہونے والے نتائج یہ ثابت کررہے ہوتے ہیں کہ یہ انسان کاکام نہیں انسان کی مجال نہیں کہ وہ اتنے بڑے بوجھ کواٹھاسکے اوراتنے بڑے کام کوانجام دے سکے۔جب تک خدائی قوتیں اوراعلیٰ طاقتیں اس کے ساتھ

نہ ہوں۔یہی وجہ ہے کہ ہر خلیفہ راشد غیر معمولی حالات ومشکلات کے باوجود کامیاب وکامران ہوتا ہے کیونکہ اب وہ انسانوں کا بنایاہوا خلیفہ نہیں بلکہ خداتعالیٰ کا بنایاہوا خلیفہ ہے۔

لیکن جو صرف ظاہر تکیہ کرتے ہیں اور وسوسہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور حقیقت پر نگاہ نہیں رکھتے ایسے لوگوں کے لئے اوران کے لئے جنہیں پوری معرفت نہیں۔ سائل کے حل کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ہم دیکھیں کی ہمارے مسلمات کیا کہتے ہیں ، قرآن کریم کیا کہتاہے، خداتعالیٰ کیا فرماتا ہے، خداکے رسول کا اس بارہ میں کیا فیصلہ ہے، آپ کے صحابہؓ نے اس بارہ میں کیا رویہ اختیار کیا، اس زمانہ کے مامور من اللہ مسیح موعودعلیہ السلام نے کیا ارشاد فرمایا، حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کا اس بارہ میں کیا نظریہ ہے، اگر ان تمام برگزیدہ ہستیوں اور مستند ترین ذرائع کا فیصلہ یہ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو معاملہ کا تصفیہ ہوجاتا ہے۔

خلافت کے متعلق قرآنی فیصلہ

سوسب سے پہلے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اس بارہ میں کیا فرمان ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ بقرۃ میں فرماتا ہے۔ ابتدائے آفرینش کے وقت خداتعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ خلیفہ بنانا میرا کام ہے اور جب میں کسی کو خلیفہ بناتاہوں تو انسان ایک طرف رہے فرشتوں کو بھی حکم ہوتا ہے کہ وہ اس کے لئے سجدہ کریں فرمایا:۔

اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً۔

اے لوگو!سنواور توجہ سے سنو!کہ میں خداہی زمین میں خلیفہ بناتاہوں۔

تاریخ عالم اس بات پر گواہ ہے کہ جن کو خدانے خلیفہ بنایا۔ان کی ہی خلافت کو استحکام حاصل ہوااور جو خداکے بنائے ہوئے نہیں تھے ان کو کسی نے پوچھا تک نہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا:۔

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا۔

يَعْبُدُوْنَنِيْ لَايُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔

(سورۃ النور: آیت 56)

”تم میں سے جولوگ ایمان لائے اورنیک اعمال بجالائے ان سے اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیاہے کہ انہیں ضرورزمین میں خلیفہ بنائے گااوران کے لئے ان کے دین کوجواس نے ان کے لئے پسند کیاضرور تمکنت عطاکرے گااوران کی خوف کی حالت کے بعدضرورانہیں امن کی حالت میں بدل دے گاوہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کوشریک نہیں ٹھہرائیں گے جواس کے بعد بھی ناشکری کرے تویہی وہ لوگ ہیں جونافرمان ہیں“۔

(ترجمہ القرآن ازحضرت خلیفہ المسیح الرابع رضی اللہ عنہ، صفحہ 606)

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہایت وضاحت سے اس بات کی صراحت کررہاہے کہ خلیفہ بناناخداکاکام ہے اورامت مسلمہ میں بھی خلافت کے منصب کووہ خودہی قائم فرمائے گااوراس منصب کاجس کووہ اہل سمجھے گااسے خودہی اس منصب پرفائزفرمائے گاتاریخ اسلام سے ثابت ہے کہ اگرچہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پرصحابہؓ کااجتماع ہوا،مشورہ ہوا،اورحضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کاانتخاب خلافت کے منصب کے لئے ہوا۔مگراللہ تعالیٰ فرماتاہے کہ بیشک یہ انتخاب مومنوں نے کیا،لیکن ابوبکرصدیق کو خلافت کے جلیل القدرمنصب پرمیں نے ہی فائزکیااورانہیں خلیفہ میں نے ہی بنایا۔ساری امت مسلمہ متفق ہے کہ آیت لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ کے مصداق سب سے اول حضرت ابوبکرصدیقؓ ہوئے اورخداتعالیٰ نے ان کی خلافت کے قیام کواپنی طرف نسبت دی فرمایاکہ خداتعالیٰ کایہ وعدہ ہے کہ وہ ضروروہ خودان نیک لوگوں میں سے کسی کو خلیفہ بنائے گااوران کے دین کووہ تمکنت،استحکام اورعظمت بخشے گا،

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے بھی یہی فرمایاکہ:۔تب خداتعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کوکھڑاکرکے دوبارہ اپنی قدرت کانمونہ دکھایااوراسلام کونابودہوتے ہوتے تھام لیااوراس وعدہ کوپوراکیا۔وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِیْ ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا۔یعنی خوف کے بعدپھرہم ان کے پیرجمادیں گے۔

پس خلیفہ بنانے کی نسبت خداتعالیٰ نے قرآن مجیدمیں ہرجگہ اپنی طرف ہی کی ہے اورفرمایاکہ ہم خلیفہ بناتے ہیں،خلیفہ بنانا انسانوں کاکام نہیں۔

خلافت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

اللہ تعالیٰ کے فرمان کی وضاحت کے بعد اب ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کا رسول نبیوں کا سردار حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارہ میں کیا فیصلہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور عالم دین کی نابغہ تھیں اور جن دین کے علم کو سیکھنے کا ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایک دفعہ ذکر فرمایا کہ:۔

لقد ھممت اواردت ان ارسل الی ابی بکروابنہ فاعھدان یقول القائلون اویتمنّی المتمنّون ثم قلت یابی اللہ ویرفع المومنون۔

(بخاری)

میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابو بکر کو بلا کر ان کے حق میں خلافت کی تحریر لکھ دوں تا کہ میری وفات کے بعد دوسرے لوگ خلافت کی خواہش لے کر نہ کھڑے نہ ہو جائیں اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں نے ابو بکر کی نسبت خلافت کا زیادہ حقدار ہوں مگر پھر میں نے اس خیال سے اپنا ارادہ ترک کر دیا کہ اللہ تعالیٰ ابو بکر کے سوا کسی اور کی خلافت پر راضی نہ ہو گا اور نہ ہی مومنوں کی جماعت کسی اور شخص کی خلافت کو قبول نہ کرے گی۔

اس حدیث سے واضح ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے حق میں اس لئے وصیت نہیں لکھوائی کہ آپ جانتے تھے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور اگر کوئی خدا کی مرضی کے خلاف کوئی قدم اٹھائے گا تو اسے کامیابی نہ ہو گی۔ آخر وہی ہوا جو خدا تعالیٰ کی منشاء تھی۔

ایک اور حدیث میں مروی ہے کہ حضرت حفصہ ؓ جو حضرت عمرؓ کی صاجزادی تھیں اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور نہایت زیرک خاتون تھیں وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:۔

اِنَّ ابا بکریَلِی الخلافۃ من بعدی ثم بعدہٗ ابوکِ فَقَالَتْ مَن انباک یارسول اللہ قال نبّانی العلیم الخبیر۔

کہ میرے بعد ابو بکر خلیفہ ہوں گے اوران کے بعد تمہارے باپ خلیفہ ہوں گے حضرت حفصہؓ نے حضور کی خدمت میں عرض کی حضور آپ کو کیسے علم ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ علیم وخبیر خدا نے مجھے بتایا ہے کہ اس طرح ہو گا۔

یہ حدیث شیعہ حضرات کی مشہور کتاب تفسیر قمی میں بیان ہوئی ہے حضور پُر نور کے اس ارشاد سے واضح ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اوراس قادروتوانا ہستی نے حضور کو قبل ازوقت اس بات سے آگاہ فرمایااوربتایاکہ آپ کی وفات کے بعد پہلا خلیفہ ابو بکرؓ کو بناؤں گا۔اور پھر عمرؓ کو۔

حضرت عثمانؓ جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدربزرگ صحابی تھے ان سے حضور ﷺ نے فرمایا:۔

انّ اللّٰہ یقمصک قمیصا فان اردک المنافقون علی خلعہٖ فلاتخلعہ ابدا۔

(مسند احمد بن حنبل)

اے عثمان یقیناً تجھے اللہ تعالیٰ ایک قمیص پہنائے گا اگر منافق اس قمیص کو اتارنے کی کوشش کریں تو ہر گز ہر گز نہ اتارنا۔

امت مسلمہ کا اس بت پر اتفاق ہے کہ حضور ﷺ نے اس حدیث میں حضرت عثمانؓ کو یہ بشارت دی تھی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں خلافت کا جامہ پہنائے گا۔اور منافقین کا طبقہ اس جامہ کو چاک کرنے کی کوشش اور تم سے اتارنے کا مطالبہ کرے گا۔لیکن تم نے ہر گز ہر گز اس جامہ کو نہیں اتارنا ہو گا۔حضور کا یہ ارشاد کیسا واضح ہے کہ خلافت کی قمیص تمہیں خدا تعالیٰ پہنائے گا،یہ اس خلافت کی قمیص کی عظمت واحترام کا یہ تقاضا ہو گا کہ دشمن خواہ کچھ کریں تم نے اس مطالبہ کو تسلیم نہ کرنا ہو گا۔یہ بشارت بعد کے واقعات سے ثابت ہے پوری ہوئی۔خدا تعالیٰ نے حضرت عثمانؓ کو منصب خلافت پر فائز فرمایا۔منافقوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ خلافت کی قمیص اوراس معزز جامہ کو آپ سے اتروا لیں۔پھر خدا کے اس برگزیدہ بندہ نے جان دینی قبول کی لیکن قمیص خلافت کی جو خدا نے پہنائی تھی اسے اتارنا گوارا نہ کیا۔

ان احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلافت کے منصب کے متعلق یہی سمجھتے تھے کہ یہ منصب خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔اور جسے وہ اس مقام کا اہل سمجھتا ہے اسے ہی اس مقام پر فائز فرماتا ہے۔

خلافت کے متعلق خلفائے راشدین کا نظریہ

اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابہ اور آپ کے خلفائؓ پر نگاہ ڈالتے ہیں کہ ان کا اس بارہ میں کیا خیال تھا، یہ حقیقت ہے اور تاریخ نے اسے محفوظ کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام خلفاء اس ایمان پر قائم تھے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور اس عالی منصب پر تقرری خداتعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔

چنانچہ حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں:۔

وقَدِاسْتَخْلَفَ اللّٰہ عَلَیْکُمْ خَلِیْفَۃَ لِیَجْمَعَ بِہٖ اُلفتکم ویقیم بہٖ کَلِمتکم۔

(دائرۃ المعارف مطبوعہ مصر جلد3، صفحہ 758)

کہ خداتعالیٰ نے تم پر مجھے خلیفہ مقرر کر دیا ہے تا کہ تمہاری باہمی الفت واخوت اور شیرازہ بندی قائم رہے اور اس کے ذریعہ سے تمہارا کلمہ قائم رہے۔

حضرت ابو بکرؓ کو تو علم تھا کہ حضور کی وفات کے بعد لوگوں کا اجتماع ہوا، مشورہ ہوا، بلکہ اختلاف ہوا اور پھر صحابہ نے آپ کی بیعت خلافت کی۔ پھر بھی حضرت ابو بکرؓ خدا کے رسول کا پیارا ساتھی، دکھ سکھ میں ساتھ رہنے والا، سب سے اوّل ایمان لانے والا خدائی حکمتوں اور خدائی باتوں کو خدا کے رسول کے بعد سب سے زیادہ سمجھنے اور جاننے والا یہ اعلان کرتا ہے کہ :۔

قَدِاسْتَخْلَفَ اللّٰہ عَلَیْکُمْ

کہ خداتعالیٰ نے تم پر مجھ کو خلیفہ مقرر کر دیا ہے یہ نہیں فرماتے کہ تم نے مجھ پر احسان کیا اور خلیفہ بنایا بلکہ یہ فرماتے ہیں کہ خداتعالیٰ مجھے تمہارا خلیفہ مقرر کر دیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:۔

من ارادان یّسال عنّی المال فلیا تنی فانّ اللّٰہ جعلنی خازنا و قاسما۔

(تاریخ عمر بن الخطاب، صفحہ 87)

جس شخص نے مال کے متعلق کچھ پوچھنا ہے تووہ میرے پاس آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بناکرقوم کے مال کاخازن مقرر فرمایاہے اوراس کو تقسیم کرنے کا حق بخشا ہے۔

حضرت عمرؓ کے اس قول سے ظاہر ہے کہ وہ اس یقین پر قائم تھے کہ خداتعالیٰ نے انہیں خلیفہ مقرر فرمایاہے اور کسی انسان نے انہیں خلیفہ نہیں بنایا۔یہ تقرری خداکی طرف سے تھی،یہ درست ہے کہ یہ تقرری حکمت الٰہیہ کے ماتحت بالواسطہ ہوتی ہے تاکہ مومنوں پردوہری اتمام حجت ہو،باایں وجہ حضرت عمرؓ یہی سمجھتے اوراسی نظریہ پر قائم تھے کہ اس منصب خلافت پراللہ تعالیٰ نے ہی آپ کوفائز فرمایاہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مذہب تھا۔آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللّٰہ اَبَابَکر فَوَاللّٰہِ مَاعَصَیْتُہٗ وَلَاغَشَشْتُہٗ۔

(بخاری کتاب ھجرۃ الحبشہ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کوخلیفہ مقرر فرمایااورخداتعالیٰ کی قسم میں نے ان کی پوری پوری اطاعت کی میں نے نہ توکبھی آپ کی نافرمانی کی اورنہ ہی کبھی آپ کودھوکادیا۔

باغیان خلافت نے جب فتنہ پیداکیااورخلافت کے منصب کی توہین کے لئے کمربستہ ہوگئے۔اورحضرت عثمانؓ سے مطالبہ کیاکہ وہ خلافت سے الگ ہوجائیں توخداکے اس محبوب بندے نے بڑے زوردارپوری قوت سے ان کے مطالبہ کوردّ کرتے ہوئے فرمایا:۔

مَاکُنْتُ لِاَخْلَعَ سِرْبَالَ اَسَرْ بَلَنِیْہِ اللّٰہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ۔

(طبری،جلد5،صفحہ:121)

میں کبھی بھی اس ردائے خلافت کوجوعزّوجلال والے خدانے مجھے پہنائی نہیں اتاروں گااگرحضرت عثمانؓ کایہ مذہب اورایمان نہ ہوتاکہ خلیفہ خدابناتاہے توکس طرح ممکن تھاکہ ایسے خطرناک حالات میں جبکہ ان کی جان کاخطرہ سامنے تھااس جرأت سے یہ اظہارکرتے کہ مجھے خداتعالیٰ نے خلیفہ بنایاہے اورمیں اس کی قدرکرتاہوں میں اس کی بے حرمتی

کامرتکب نہیں ہوسکتااوراس منصب سے ہرگزہرگزالگ نہیں ہوسکتا۔بلکہ تواریخ میں تویہاں تک لکھاہے کہ حضرت عثمانؓ نے منافقوں کے مطالبہ کے سامنے سرتسلیم خم کرنے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا:۔

”مجھے پھانسی پر لٹک جانازیادہ مرغوب ہے بنسبت اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ کے عطاکردہ منصبِ خلافت سے الگ ہوجاؤں ۔“

خلافت کے متعلق حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کافیصلہ

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام،حکم وعدل بیان فرماتے ہیں:۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعدخلیفہ مقررنہ کیااس میں یہی بھیدتھاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوخوب علم تھاکہ اللہ تعالیٰ خودایک خلیفہ مقررفرمائے گااورخداکے انتخاب میں کوئی نقص نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکررضی اللہ عنہ کواس کام کے واسطے خلیفہ بنایا۔“

(الحکم،16اپریل1908ئ)

سیدناحضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

”صوفیاء نے لکھاہے کہ جوشخص کسی شیخ یارسول اورنبی کے بعدخلیفہ ہونے والاہوتاہے توسب سے پہلے خداکی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالاجاتاہے۔جب کوئی رسول یامشائخ وفات پاتے ہیں تودنیاپرایک زلزلہ آجاتاہے اوروہ بہت خطرناک وقت ہوتاہے مگرخداتعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کومٹاتاہے اورپھرگویااس امرکاازسرنواس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح واستحکام ہوتاہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعدخلیفہ مقررنہ کیااس میں یہ بھیدتھاکہ آپ کوخوب علم تھاکہ خداتعالیٰ خودایک خلیفہ مقررفرمادے گاکیونکہ یہ خداکاہی کام ہے اورخداتعالیٰ کے انتخاب میں نقص نہیں۔“

(ملفوظات جلدنمبر 2صفحہ524-525)

خلافت کے متعلق خلفائے احمدیت کانظریہ

حضرت خلیفہ المسیح الاوّل نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

نہ تم کوکسی نے خلیفہ بناناہے اورنہ میری زندگی میں کوئی بن سکتاہے۔جب میں مرجاؤں گاتوپھروہی کھڑاہوگاجس کوخداچاہے گا۔خداآپ اس کوکھڑاکردے گا۔"

(بدر،6جولائی1912ئ)

پھرایک اورجگہ پرحضرت خلیفہ المسیح الاوّل نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

"مجھے اگرخلیفہ بنایاہے توخدانے بنایاہے اوراپنے مصالح سے بنایاہے خداکے بنائے ہوئے خلیفہ کوکوئی طاقت معزول نہیں کرسکتی۔۔۔خداتعالیٰ نے مجھے معزول کرناہوگاتووہ مجھے موت دے گا،تم اس معاملہ کوخداکے حوالے کروتم معزول کی طاقت نہیں رکھتے۔۔۔جھوٹاہے وہ شخص جوکہتاہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔"

(الحکم،21جنوری1916ئ)

حضرت خلیفہ المسیح الاوّل نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

کسی قسم کاخلیفہ ہواس کابناناجنابِ الٰہی کاکام ہے۔آدم کوبنایاتواس نے،داؤدکوبنایاتواس نے۔ہم سب کوبنایاتواس نے۔پھرحضرت بنی کریم ﷺ کے جانشینوں کوارشادہوتاہے۔

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡامِنۡکُمۡ وَعَمِلُواالصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَااسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡ بَعۡدِخَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا۔یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَایُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا۔وَمَنۡ کَفَرَبَعۡدَذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡفَاسِقُوۡنَ۔

جومومنوں میں سے خلیفہ ہوتے ہیں ان کوبھی اللہ ہی بناتاہے۔ان کوخوف پیش آتاہے۔مگرخداتعالیٰ ان کوتمکنت عطاکرتاہے۔جب کسی قسم کی بدامنی پھیلے تواللہ ان کیلئے اس کی روہیں نکال دیتاہے۔جوان کامنکرہواس کی پہچان یہ ہے کہ اعمال صالحہ میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اوروہ دینی کاموں سے رہ جاتاہے۔

(الفضل 17ستمبر1913ئ،صفحہ15:)

ایک اورجگہ حضرت خلیفہ المسیح الاوّل نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

"چونکہ خلافت کاانتخاب عقلِ انسانی کاکام نہیں۔عقل نہیں تجویز کر سکتی کے قویٰ قوی ہیں۔کس میں قوتِ انتظامیہ کامل طورپر رکھی گئی ہے۔اس لئے جناب الٰہی نے خود فیصلہ کر دیاہے۔وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ خلیفہ بنانااللہ تعالیٰ ہی کاکام ہے"۔

(حقائق الفرقان جلدسوم صفحہ 255)

پھر آپ رضی اللہ عنہ مزید بیان فرماتے ہیں:۔

لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ:خلیفہ کابناناخداکے اختیار میں ہے۔اورمیں اس امر میں خود گواہ ہوں کہ خلافت خداکے فضل سے ملتی ہے۔

(حقائق الفرقان،جلدسوم،صفحات224)

پھر آپ رضی اللہ عنہ مزید بیان فرماتے ہیں:۔

چونکہ خلافت کاانتخاب عقلِ انسانی کاکام نہیں۔عقل نہیں تجویز کر سکتی کہ کس کے قویٰ قوی ہیں۔کس میں قوتِ انتظامیہ کامل طورپر رکھی گئی ہے۔اس لئے جنابِ الٰہی نے خود فیصلہ کر دیاہے۔وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ۔خلیفہ بنانااللہ تعالیٰ ہی کاکام ہے۔

اب واقعات صحیحہ سے دیکھ لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے کہ نہیں۔یہ تو صحیح بات ہے کہ وہ خلیفہ ہوئے کہ نہیں۔یہ تو صحیح بات ہے کہ وہ خلیفہ ہوئے اورضرور ہوئے۔شیعہ بھی مانتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کو قوی،عزیز،حکیم خدامانتے والا کبھی وہم بھی کر سکتاہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ پر بندوں کاانتخاب غالب آگیاتھا۔منشاء الٰہی نہ تھا۔اورحضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوگئے۔

غرض یہ بالکل سچی بات ہے کہ خلفائے ربّانی کاانتخاب انسانی دانشوں کانتیجہ نہیں ہوتا۔اگر انسانی دانش ہی کاکام ہوتاہے تو کوئی بتائے کہ وادی غیر ذی زرع میں وہ کیونکر تجویز کر سکتی ہے؟چاہئیے تو تھاکہ ایسی جگہ ہوتاجہاں جہاز پہنچ سکے۔دوسرے ملکوں اورقوموں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کے اسباب ووجوہات کو سمجھ ہی نہیں سکتی تھی۔جواس انتخاب میں تھی۔اوران نتائج کااس کو علم ہی نہ تھا۔جوپیداہونے والے تھے۔عملی رنگ میں اس کے سوادوسرامنتخب نہیں ہوا۔اورپھر جیساکہ عام انسانوں اوردنیاداروں کاحال ہے اورہر روز غلطیاں کرتے ہیں نقصان اٹھاتے اورآخر خائب

وخاسر ہو کراور بہت سی حسرتیں اورآرزوئیں لے کر مر جاتے ہیں۔لیکن جنابِ الٰہی کا انتخاب بھی ایک انسان ہی ہوتا ہے اس کو کوئی ناکامی پیش نہیں آتی۔وہ جدھر منہ اٹھاتا ہے ادھر ہی اس کے واسطے کامیابی کے دروازے کھولے جاتے ہین اوروہ فضل ،شفائ،نور،اوررحمت کہلاتا ہے۔

(الحکم 7فروری1901ئ،صفحہ5)

حضرت مصلح موعودنوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

''خوب یادرکھو کہ خلیفہ خدابناتاہے اورجھوٹاہے وہ انسان جو کہتاہے کہ خلیفہ انسانوں کامقررہ کردہ ہوتاہے حضرت خلیفہ المسیح مولوی نورالدین صاحب اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ سال متواتراس مسئلہ پرزوردیتے رہے کہ خلیفہ خدامقررکرتاہے نہ انسان۔اوردرحقیقت قرآن شریف کوغورسے مطالعہ کرنے پرمعلوم ہوتاہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہرقسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایاہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں''۔

(انوارالعلوم جلد 2صفحہ 11-21،12مارچ1914ء کی تقریر،کون ہے جو خداکے کام روک سکے)

حضرت خلیفہ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:۔

''ہمارایہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتاہے اگربندوں پراس کوچھوڑاجاتاتوجوبھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتااسے ہی وہ اپناخلیفہ بنالیتے ۔لیکن خلیفہ خوداللہ تعالیٰ بناتاہے اوراسکے انتخاب میں کوئی نقص نہیں وہ اپنے ایک کمزوربنداکوچنتاہے وہ جسے وہ بہت حقیر سمجھتے ہیں پھراللہ تعالیٰ اس کو چن کراس پراپنی عظمت اور جلال کاجلوہ کرتاہے اورجوکچھ اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا۔اورخداتعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طورپرفنااوربے نفسی کالبادہ وہ پہن لیتاہے اوراس کاوجوددنیاسے غائب ہوجاتاہے تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھاکراپنی گود میں بٹھالیتاہے''۔

(الفضل 17مارچ 1967ئ)

خلافت کے متعلق بزرگان امت کانظریہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بیان فرماتے ہیں:۔

”آیت لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم کا یہ مطلب ہے کہ خداتعالیٰ خلفاء مقرر فرماتا ہے۔۔۔یعنی جب اصلاح عالم کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت سمجھتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں الہامَ اڈال دیتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو خلیفہ منتخب کریں جسے خداتعالیٰ خلیفہ بنانا چاہتا ہے۔“

(ازالۃ الخلفاء عن خلافۃ الخلفاء جلد1،صفحہ6)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

”اسلام یہ تعلیم دیتا ہے اور قرآن اس حقیقت کو صراحت کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے بظاہر ایسا شخص جو لوگوں کی کثرت رائے اور اتفاق رائے سے خلیفہ منتخب ہو اس کے تقرر یا انتخاب کو خدا کی طرف منسوب کیا جائے مگر یہی ہے کہ باوجود ظاہری انتخاب کے ہر سچے خلیفہ کے انتخاب میں دراصل خدا کا مخفی ہاتھ کام کرتا ہے۔اور صرف وہی شخص خلیفہ بنتا ہے اور بن سکتا ہے جسے خداتعالیٰ کی ازلی تقدیر اس کام کے لئے پسند کرتی ہے اور اس کے سوا کسی کی مجال نہیں کہ مسندِ خلافت پر قدم رکھنے کی جرأت کرسکے“۔

(الفرقان،خلافت نمبر11943)